Registerd

L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۸) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہی - ۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گلدستۂ اخبار

راولپنڈی کے وکیل خزان کی جانب سے ضمانت کی درخواست پھر دیگئی ہے۔ عدالت نے حکم دیا ہے کہ وکلا ملزمان کی بحث سنی جائے۔ امید ہے کہ ضمانت منظور ہوجائے ۔ **لاہور** میونسپلٹی نے شہر کے تمام مکانات کی پیمائش کرنے کا حکم دیا ہے۔ سنا ہے کہ ہو کہ ٹیکس لگایا جائیگا۔ اس کے متعلق ایک جلسہ بھی ہوا تھا جس میں اس نئی تجویز کی تائید و تردید پر ممبروں سے رائے لیگئی۔ کچھ مخالف تھے کچھ موافق۔ آخر کار صاحب ڈپٹی کمشنر نے یہ فیصلہ کیا کہ اس معاملہ کی نسبت عام باشندگان لاہور کی رائے معلوم کیجائے (انتہذیب النسواں)

گورنمنٹ ہند نے ہندو برما میں سات زراعتی کالج قایم کرنیکی تجویز کی ہے۔ مختلف مقاموں پر ان کے مرکز ہونگے فصلوں کی امراض کی تحقیقات بھی ہوا کریگی۔ **سرکار** نظام نے ان خطوط کا محصول معاف کر دیا ہے جو انگریزی علاقہ سے آکر ریاست کی ڈاک کے ذریعہ سے تقسیم ہوتے ہیں ۔ **۱۰ ماہ حال** سے لاہور میں مسلمانوں کا ایک بنک بنام اورینٹ بنک آف انڈیا لمیٹیڈ ہے۔ اس سے پہلے دہلی میں بھی مسلمانوں کا ایک بنک قایم ہے ۔ **مفسدوں** نے ایران کے وزیر اعظم کو پارلیمنٹ سے نکلتے ہوئے قتل کر ڈالا۔

قاتلوں میں سے ایک نے فوراً خودکشی کرلی۔ ایک گرفتار ہوگیا۔ باقی فرار ہوگئے۔ **مسٹر ایول** رابرٹس جو گذشتہ دو سالوں میں ریوایول کے درمیان مشغول تھے بیماری کی وجہ سے آپ کسی قسم کی مجلس میں شریک نہ ہوتے تھے مگر اب وہ صحت پاتے جاتے ہیں اور امید ہے کہ جلد اپنے کام میں مشغول ہونگے ۔ **راجا مندری** میں جو فوج بوجہ بغاوت رکھی ہوئی تھی وہ اب وہاں سے ہٹا لیگئی ہے ۔ اب **اس** بات کا تصفیہ ہوگیا ہے کہ مقام پٹیالہ پر ۱۲ دسمبر کو ٹانگمہ (؟) پٹیالہ پ ریاست بحیثیت ان کا مستحق راجہ قرار اور اعلان دیا جاویگا ۔ **مانڈلے** میں جو ایک ہندوستانی پلٹن مقیم ہے اس کا ایک ہندوستانی سپاہی اس وجہ سے گرفتار اور اسپر کورٹ مارشل ہونے کا حکم ہوا ہے کہ جب کہ وہ رخصت پر کلکتہ میں تھا تو اس نے ایک مفسدانہ تقریر کی تھی ۔ **سرکار شرقی** بنگال اور آسام پانچ سال کے لئے تین زراعتی وظائف ان طلبا کو دیگی جو اس صوبہ میں کے باشندے ہونگے ۔ **راجہ میسور** کا ایک ہاتھی نے جبکہ مہاوت اسکو ایک تالاب میں نہلانے کے لئے لے گیا غصہ میں آکر اپنے مہاوت کو تالاب میں ٹپکدیا اور اپنے پیروں سے اسکو قتل کر ڈالا پھر اس نے دھوبیوں پر جو وہاں کپڑے دھو رہے تھے حملہ کیا اور ان کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور سید ھا پہاڑی کی راہ لی ۔ **ٹارنٹو** کے سینیٹر کاکس نے سالویشن آرمی کو دو ہزار پونڈ اس لئے دیا ہے کہ وہ اس سے نوآبادیو

میں ایک بستی قایم کریں۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ فی ایکڑ ایک شلنگ کے حساب سے ۱۰ لاکھ ۳۰ ہزار ایکڑ زمین عطا کرے جسکی قیمت دس سال میں ادا کیجائیگی۔ ہر ایک باشندہ کو ۱۶۰ ایکڑ زمین ملیگی۔ **سرکار چین** کے حساب کے مطابق حسب ذیل چینی دیگر ممالک میں موجود ہیں جاپان میں ۱۷۰۷۳ - ایشیائی روس میں ۳۷۰۰۰ - ہانگ کانگ میں ۲۰۵۳۹۱ - سیام میں ۲۷۵۵۹۰ - برما میں ۱۳۴۵۹۰ - جاوی میں ۱۲۳۵۷۰۰ - آسٹریلیا میں ۱۲۳۵۹۵ - یورپ میں ۱۷۹۰ - کوریا میں ۱۱۲۰۰ - انوائی میں ۴۷۵۰۰ - امامی میں ۱۰۲۳۵۰۰ - انام میں ۱۹۷۳۰۰ - فلپائن میں ۸۳۴۸۵ - افریقہ میں ۲۲۰۰ - امریکہ میں ۲۷۲۸۲۹ - سیٹلمنٹ ۳۸۱۳۴۳۹۷۶۴ - علاوہ اس تعداد سے مستثنیٰ ہیں ۔ **۲۳ ماہ حال** کو لاہور کے بلوائیوں کی اپیل کی چیف کورٹ لاہور میں سماعت ہوگی۔ **راولپنڈی** کے مقدمہ بلوہ میں لالہ نرسنگھ داس اور نندلال نے ضمانت کی درخواست کی تھی وہ منظور ہوگئی ہے (خالصہ ایڈوکیٹ) راولپنڈی کے مقدمہ بلوہ کے متعلق اور نو شخصوں کی پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت لی گئی اور وہ رہا ہوئے۔ **اخبار سندھیا** میں ۴ اگست کو ایک مضمون شایع ہوا تھا۔ اسپر اخبار مذکور پر مقدمہ چلانے کا گورنمنٹ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ پولیس نے منیجر کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور دفتر کی تلاشی لی ہے۔ منیجر دس ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا ہو (اہل فقہ) **اخبار** مذکور کے تمام ملزموں پر فرد جرم لگ گیا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

پنچ قوم کا مسئلہ۔ بمبئی کی پرارتھنا سماج پنچ قوم کے اٹھانے میں کسقدر دلچسپی لے رہی ہے واقعی یہہ ہم مسیحیوں کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔ اگر ہندو مسلمان بھی ہمارے ساتھ اس نیک کام میں ہاتھ بٹادیں تو وہ دن دور نہیں ہے کہ اس ملک کی آبادی کا ۱/۵ حصہ جو اب عملی طور سے انسانی طبقہ میں شمار کئے ہی نہیں جاتے جلد انسانی حقوق حاصل کرینگے۔ اور موجودہ داغ جو ہندوستان پر لگا ہوا ہے کہ اسنے ملک کے ۶ کروڑ آبادی کو اپنے پاؤں تلے روندا ہوا ہے حرف غلط کی طرح مٹ جائیگا۔

آجکل مابین ہندو و مسلمان نااتفاقی کا بازار گرم نظر آتا ہے۔ کوئی اخبار اٹھاکر دیکھو اسمیں ضرور ہی ایک آدھ مضامین ہندو مسلمان مسئلہ پر ہوگا۔ ہندو مسلمانون پر حملہ کرتے اور انہوں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اور مسلمان ہندون کو۔ اسمیں شک نہیں کہ دھڑابندیاں اور قومی نااتفاقیان اس ملک کی بربادی اور زوال کا باعث ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ایک فرقہ کے لوگ دوسرے کو جب دیکھتے ہیں ٹیڑھی ہی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اسکی وجہ صرف یہہ ہے کہ لوگون نے ابتک اپنے گھر کی اصلاح نہیں کی ہے۔ ہر ایک کے دل میں غرور و فکر سمایا ہوا ہے۔ غرور ہر ایک شخصی و سوشل ظہور گناہ کی ہے۔ غرور انسان کو خودغرض بناتا ہے جس دل میں وہ سمایا ہوا ہے وہاں انس اور ہمدردی کو جگہ نہیں ہے۔ غرور خادم ہونا پسند نہیں کرتا بلکہ حاکم ہونا غرور جہاد برپا کرتا ہے۔ غیر کو ملیچھ قرار دیتا ہے۔ غرور زور آور بنکر کمزور پر غلبہ کرتا ہے اور اُس کو پاؤں تلے روندتا ہے وہ سب کچھ اپنا سمجھتا ہے۔ غرور خدا کو اپنا شریک بناتا ہے اُس کے سامنے سربسجود ہوکر نہیں آتا بلکہ دعویدار ہوکر آتا ہے۔ غرور کا نتیجہ خودپسندی ہے۔ خودستائی اُس کا شیوہ ہے۔ غرور میں خودی کا تسلط ہے جس دل میں غرور نے گھر کیا ہے وہان زود رنجی۔ کینہ۔ بغض۔ حسد۔ و غصہ دامنگیر ہوا ہے۔ اسمیں چشم پوشی کو جگہ نہیں وہ اتفاق سے خوش نہیں وہان حق کی سچائی نہیں بلکہ جھوٹ اور بطالت دائمی گلے کا ہار بنا رہتا ہے۔ ہماری خیر خواہی کی صلاح اپنے ہندو مسلمان بھائیوں سے یہہ ہے کہ وہ اپنے دلوں کی جانچ و پڑتال کریں اور دیکھیں کہ کہانتک اُن کے دلوں میں غرور سمایا ہوا ہے اور آنکھیں اٹھاکر یہہ بھی دیکھیں کہ کس درجہ تک غرور نے اس قوم ہند کی بربادی ڈھا رکھی ہے۔ اگر اس قوم کو دوا کی پہلو بدلنے کی ضرورت محسوس ہورہی ہے تو ضروری ہے کہ وہ خاکساری کے لباس سے ملبس ہو۔ اس لباس کا پہنانے والا خداوند مسیح ہے جو خاکساری کی ایک مجسم صورت ہوکر اس دنیا میں آیا۔ اُس میں غرور کی بو تک بھی نہ تھی۔ اُس نے آقا ہونا پسند نہیں کیا۔ بلکہ خادم کی صورت اختیار کی۔ حاکم ہونے کے بجائے فرمانبردار رہا۔ اُس نے اپنے آرام کی جگہ دوسرون کو آرام پہنچایا۔ اپنا فکر چھوڑکر دوسرون کی فکر کی۔ کاہلون کی جگہ برکت دی۔ وہ غریبون اور محتاجون اور دور افتادون کا دستگیر ہوا۔ اُس نے بزرگان سلف کی تعلیم کو منسوخ نہیں کیا بلکہ پورا کیا اور اگر پھٹکارا تو اس تعلیم کے جھوٹے فخر کرنے والون کو پھٹکارا۔ جو تعلیم پر عمل کرنے کے بجائے اُس کو اپنے ذاتی مطالب اور اغراض کو پورا کرنے کی آڑ بناتے تھے۔ خداوند مسیح قرآن اور ویدون کو بھی منسوخ نہیں کرتا بلکہ اُس کی زندگی اور تعلیم قران اور ویدون کی تعلیم کی کمی کو پورا کرتی ہے۔ اُسکی زندگی اور تعلیم اس دنیا کی تکبر اور غرور والی زندگی کی جڑ اکھاڑ کر فروتنی اور خاکساری کے بیج بوتی ہے۔ وہ اس سوسائیٹی کی خشکی اور بوسیدگی میں عین دم نزع کے وقت جان پھونکنے والی ثابت ہو رہی ہے۔ اُسکی زندگی اور تعلیم اس سوسائیٹی کے زوال کے ایام میں اُس کے ثبات کا باعث ہو رہی ہے۔ اور نمک اور خمیر کی طرح اُس کے ہر ایک رگ ریشہ میں گھستی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسیح کے رسولان میں سے ایک نے اسکی نسبت یون کہا ہے کہ "ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا کہ اُس نے خدا کی صورت میں ہو کے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا لیکن اُس نے آپ کو نیچ کیا۔ کہ خادم کی صورت پکڑی اور انسان کی شکل بنا اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہوکر آپکو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا اس واسطے خدا ہی نے اُسے بہت سرفراز کیا اور اُس کو ایسا نام جو سب نامون سے بزرگ ہے بخشا تاکہ یسوع کا نام لے کے ہر ایک کیا آسمانی کیا زمینی کیا وہ جو زمین کے تلے ہیں گھٹنا ٹیکے اور ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔ تاکہ خدا باپ کا جلال ہووے"۔

خبر ہے کہ امیر صاحب کے صاحبزادے محمد عمر جان بوجہ درپیش آنے ایک حادثہ کے اب جاپان نہیں جائینگے۔

کلکتہ ہائی کورٹ نے یہہ امر عدالتون پر چھوڑا ہے کہ کمسن لڑکون کو بید بجائے جوتڑون کے ہاتھون پر لگوائے جاویں۔ مگر یہہ امر ضروری ہے کہ بید لگاتے ہوئے ہاتھون کو سخت صدمہ نہ پہنچایا جاوے۔

ترنگلا (مدراس) میں پتھر کی کان کا حصہ بیٹھ گیا جس سے چار مزدور دب کر مر گئے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ملازمین کی تعداد ۱۲۷ ہزار ہے۔



مراسلات

جیل خانہ کا گیت

اعمال ۱۶ باب ۲۵ آیت

پیارے ناظرین قید خانہ میں دعا کرکے گیت گانا یا خدا کی تعریف کرنا بڑے تعجب کی بات ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جس وقت آدھی رات کے قریب پولوس اور سیلاس دعا مانگتے ہوئے خدا کی تعریف میں گیت گاتے تھے تو معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت فلپی شہر کے اکثر باشندے سوئے ہوئے پڑے تھے اور اُس وقت تمام جیل خانہ میں دو آدمیوں کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ پیارے مسیحیو سوال لازم آتا ہے کہ یہہ گانے والے کون تھے پیارے ناظرین یہہ گانے والے دو یہودی شخص تھے جن کا ذکر ہم رسولوں کے اعمال سولہ باب کی ۱۹ آیت سے ۲۵ آیت تک دیکھتے ہیں اور ہم کو یہہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہہ دونوں شخص اُسی دن جیلخانہ میں آئے تھے تھوڑے عرصہ کے بعد اُن قیدیوں نے جو قید خانہ میں تھے کیا دیکھا کہ داروغہ پولوس اور سیلاس کو پکڑ کے قید خانہ میں لایا اور اُن کو اندر کے جیل خانہ میں بند کیا یعنی اندر کی کوٹھری میں اور اندر کی کوٹھری تمام جیل خانہ سے خراب جگہ تھی اور وہ کوٹھری ہمیشہ بند رہتی تھی اس وجہ سے اس میں خراب ہوا بھری رہتی تھی اور سخت اندھیرا بھی رہتا تھا اور وہ جگہ سخت گنہگار قیدیوں کے لئے تھی پولوس اور سیلاس کے بدن مار کھانے سے زخمی ہو گئے تھے اور رومی لوگ اکثر قیدیوں کو بے رحمی سے بید مار کر سزا دیتے تھے کیا اُن کو ایسی مار کھانے سے ضرور سخت تکلیف ہوئی ہوگی ہاں پیارے ناظرین ضرور اُن کو سخت تکلیف ہوئی ہوگی ماسوائے اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ حاکموں نے ان بیچاروں کو بیٹھنے بھی نہیں دیا تھا۔ چنانچہ لکھا ہوا ہے کہ ان کے پاؤں کاٹھ میں ٹھوکے گئے تھے۔ پس خدا کی تعریف میں گیت گانے سے اُن کا کیا مطلب تھا ہم معلوم کرتے ہیں۔ کہ سارے شہر میں ان کے برابر کوئی کمبخت نہیں تھے وہ بیچارے اپنے زخموں کے سبب سے رات کے وقت سو بھی نہیں سکتے تھے لیکن پھر بھی بیچارے رات کے وقت اندھیرے میں خداوند اپنے خدا کی دعا کرکے ستایش کے گیت بڑے زور شور کے ساتھ گاتے تھے۔

سوال لازم آتا ہے کہ ان کے گیت گانے کا مضمون کیا تھا۔ میرے خیال میں شاید وہ ہی گیت گایا ہوگا جو گیت ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کے ساتھ گایا تھا یعنی زبور ایک سو تیرہ و ایک سو چودہ یا شاید وہ گیت گایا ہو جو مکاشفہ کی کتاب کے پانچ باب کی نویں آیت میں یہہ گیت لکھا ہوا ہے۔

پھر سوال لازم آتا ہے کہ ان کے دعا مانگنے اور خدا کی تعریف میں گیت گانے کی وجہ کیا تھی ان کے دعا مانگنے او گیت گانے کا اول تو سبب یہہ تھا کہ تمام قیدی ہمارے خداوند یسوع مسیح کی تعریف سنیں جسکے ہمارے خداوند کا جلال ظاہر ہو اور دویم سبب یہہ تھا کہ ہمارے دکھ اور درد دعا کرنے او گیت گانے سے کم ہوں سو جب پولوس اور سیلاس نے دعا مانگنے او گیت گانے میں کوشش کی تو ان کے دکھ اور درد جاتے رہے اور گویا جیل خانہ اُن کے عبادت کا گھر بن گیا۔ علاوہ ازیں جسقدر اُن کو دکھ تکلیف ہوئی اُسی قدر اور بھی زیادہ دعا مانگنے اور حمد کے گیت گانے میں کوشش کی پولوس اور سیلاس کے قید خانہ میں جانے سے یہہ جیل خانہ مقدس گھر بن گیا تھا ملک انگلینڈ اور تمام ہندوستان میں کیا ہی عمدہ عمدہ خوب صورت عبادت گھر جاری عبادت کے لئے بنے ہوئے ہیں جن میں ہم نرم بچھونوں کے اوپر بیٹھ کر کے بڑے آرام کے ساتھ دعا کرتے او گیت گاتے ہیں پولوس کو اُٹھنے بیٹھنے اور اندھیرے کا کچھ بھی خیال نہ تھا وہ دونوں تو ایسے مصروف تھے خدا کی حمد کرنے میں لیکن ہم کو جیسا چاہیے ویسا ہم خدا کی عبادت روح و راستی کے ساتھ نہیں کرتے اس سبب سے کہ ہمارا ایمان کمزور ہے جیسا جس کا ایمان ہوتا ہے ویسا ہی اُس سے خوبیاں ظہور میں آتی ہیں۔

ہمارا ایمان اس قدر کچا اور کمزور ہے کہ جب کبھی ہم دکھ اور تکلیف میں گرفتار ہو جاتے ہیں اپنی بدی کے سبب سے تو جلد پادری صاحبان پر یا خادموں کے اوپر بوچھاڑ مارنے لگتے ہیں بلکہ یہاں تک کہ عبادت گھر بھی جانا پسند نہیں کرتے اور جلد خدا کی بندگی کرنا یا حمد کرنا بھول جاتے ہیں۔

دویم سوال لازم آتا ہے کہ پولوس اور سیلاس کیوں پکڑے گئے تھے جس حال میں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انکا کچھ بھی قصور نہیں تھا اور اگر انکا کچھ بھی قصور یو گناہ ہوتا تو اور قیدیوں کی طرح خاموش رہتے لیکن یہہ کیوں خاموش رہتے جبکہ انکا کوئی قصور ہی نہ تھا یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ خداوند کی خدمت کرنے کی وجہ سے پکڑے گئے تھے جب پولوس اور سیلاس نے دیکھا کہ ہم تو اپنے خداوند کے کام کرنے کے سبب سے مار کھاتے اور تکلیف اُٹھاتے ہیں یہہ جان کر کہ یہہ ہمارے پیارے یسوع مسیح مصلوب کا کام ہے تو وہ باز نہ آئے بلکہ ایسا ہوا کہ جب پولوس اور سیلاس دعا مانگنے کی جگہ جا رہے تھے تو ایسا ہوا کہ ایک لونڈی جس میں غیب دانی کی روح سمائی ہوئی تھی انکو کثر ملا کرتی تھی اگر ہم ۱۶ او ۱۷ اور ۱۸ آیتوں کو پڑھیں تو یہہ ہمارے لئے بہتر ہوگا۔

جب ہم دعا مانگنے کی جگہ جا رہے تھے تو ایسا ہوا کہ ہمیں ایک لونڈی ملی جسمیں غیب دان روح تھی وہ غیب گوئی سے اپنے مالکوں کے لئے بہت کچھ کماتی تھی۔ یہہ پولوس کے اور ہمارے پیچھے آکر چلانے لگی کہ یہہ آدمی خدا تعالیٰ کے بندے ہیں جو تمہیں نجات کی راہ بتاتے ہیں۔ وہ بہت دنوں تک ایسا ہی کرتی رہی آخر پولوس سخت رنجیدہ ہوا اور پھر کر اُس روح سے کہا کہ میں تجھے یسوع مسیح کے نام سے حکم دیتا ہوں کہ اس پر سے اتر جا۔ وہ اُسی گھڑی اتر گئی پھر ۱۹ آیت سے ۲۵ تک پولوس اور سیلاس کے پکڑوائے جانے اور دکھ تکلیف اور مار کھانے جانیکا حال اگر ہم پڑھیں تو یہہ ہمارے لئے اچھا ہوگا۔

جب اُس کے مالکوں نے دیکھا کہ ہماری کمائی کی امید جاتی رہی تو پولوس اور سیلاس کو پکڑ کر حاکموں کے پاس چوک میں کھینچ لے گئے۔ اور انہیں فوجداری کے حاکموں کے آگے پیش

کرکے کہا کہ یہہ آدمی جو یہودی ہیں ہمارے شہر میں بڑی کھلبلی ڈال رہے ہیں اور ایسی رسمیں بتاتے ہیں جنکا قبول کرنا اور عمل میں لانا ہم رومیوں کو روا نہیں اور عام لوگ بھی متفق ہو کر انکی مخالفت پر آمادہ ہوئے ہیں اور فوجداری کے حاکموں نے اُن کے کپڑے پھاڑکر اتار ڈالے اور بید مارنے کا حکم دیا ہے + اور بہت سے بید لگواکر قید خانہ میں ڈالدیا۔ اور داروغہ کو تاکید کی بڑی ہوشیاری سے انکی نگہبانی کرے۔ اُس نے ایسا حکم پاکر انہیں اندر کے قید خانہ میں ڈال دیا اور اُن کے پاؤں کاٹھ میں ٹھوک دیے۔ آدھی رات کے قریب پولوس اور سیلاس دعا مانگ رہے اور خدا کی ستائش کے گیت گا رہے تھے۔

پس ناظرین پولوس اس اچھے کام کرنے سے جس کا ذکر ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ آیتوں میں درج ہے نہیں ڈرا یہہ جانکر کہ یہہ خدا کی بڑی بخشش ہے اس سبب سے پولوس رسول نے فلپی شہر کے مسیحیوں کو یہہ لکھا کہ مسیح پر فقط ایمان لاؤ بلکہ اس کی خاطر دکھ بھی اٹھاؤ دیکھو فلپیوں کے پہلے باب کی ۲۹ آیت کو اور شاید پولوس رسول کو ہمارے خداوند یسوع مسیح کا وہ کلام بھی یاد آیا ہوگا کہ جو مقدس متی کی انجیل ۵ باب کی ۱۰ آیت میں ذکر ہے مبارک وہ ہیں جو راست بازی کے سبب ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے علاوہ ازیں کے ہم دیکھتے ہیں ۲۵ آیت میں فقط یہی نہیں لکھا ہے کہ پولوس اور سیلاس صرف دعا کرتے اور گیت گاتے تھے بلکہ یہہ بھی لکھا ہے کہ قیدی سن رہے تھے معلوم ہوتا ہے کہ پولوس اور سیلاس یہہ نہیں جانتے تھے کہ قیدی ہمارا گانا سن رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ شاید یہہ دونوں اندر کے کمرے میں گیت گا رہے ہونگے اور باقی قیدی دوسرے کمرے میں انکا گانا سن رہے ہونگے اور یہہ قیدی تو بڑے لاچار اور گنہگار تھے لیکن ان کے واسطے بھی خدا نے اپنے بندوں کے وسیلے سے اُن کے کانوں میں خوشخبری پہنچائی اسی طرح سے عزیز بھائیو ہمارے آس پاس بھی خدا کے گنہگار قیدی ہمارے پاس رہتے ہیں جو طرح طرح کے گناہ اور بدی کرتے ہیں اور وہ اپنے گناہوں کے سبب سے اندھیری کوٹھری میں بند ہیں وہ اپنی بدی کے سبب سے خاموش بیٹھے رہتے ہیں پیارے مسیحیو کیا ہم بھی پولوس اور سیلاس کی طرح رات دن دعا کرکے خدا کی ستائش کے گیت گاتے ہیں اور کیا ہمارے آس پاس جو شیطان کے بندھن میں قیدی گرفتار ہیں۔ ہماری دعا کرنے اور حمد کے گیت گانے کی آواز کو سنتے ہیں اگر وہ سنتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے تو یہہ ہمارا نہیں بلکہ انکا قصور ہے اس سبب سے کہ وہ سنتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے لیکن اگر ہم خدا کے پاک کلام کے سنانے میں غفلت کریں تو یہہ ہمارا قصور ہے کیونکہ خدا نے ہمکو اس لئے مقرر نہیں کیا کہ ہم بیٹھے ہوئے روٹیاں کھائیں اور دن بسر کریں بلکہ اس لئے مقرر کیا کہ ہم گیت گا کر کے خداوند کے نام کی بشارت دیں اور اُس کا جلال ظاہر کریں خاص کرکے میں اپنے کرنال کے بھائیوں سے التماس کرتا ہوں کیونکہ میں بھی کرنال میں رہتا ہوں کہ خدا کا کلام ہم سب کو ابھارتا ہے دیکھو کیونکہ استثنا ۴ باب ۹ آیت سے ۱۱ تک پھر زبور ۲ آیت تین پھر ایکسو ۱۰۵ - ۲ آیت آخر میں اپنے عزیز بھائیوں کو خدا کا کلام سونپتا ہوں کہ خداوند اور اُس کی بڑی قدرت کی قوت میں زور آور بنو اور خدا کے سارے ہتھیار باندھو تاکہ تم شیطان کے منصوبوں کے مقابل رہ سکو کیونکہ ہمیں خون اور جسم سے کشتی کرنی نہیں بلکہ حکومتوں سے اور ریاستوں سے اور اس دنیا کی تاریکی کے اختیار والوں سے اور شرارت کی روحوں سے جو افلاکی مکانوں میں ہیں اور کمال آرزو و منت کے ساتھ ہر وقت روح میں دعا مانگو اور حضرت داؤد کیطرح کاش کہ ہم بھی یہہ کہیں کہ جب تک میں جیتا رہوں گا تب تک خداوند کے گیت گاؤنگا میں جب تک موجود رہوں گا تب تک خداوند کے گیت گاؤنگا۔ کاش کہ خدا ایسا ہی کرے آمین ثم آمین +

راقم

تفضّل سالومن واعظ اناجیل یسوع ناصری

جناب اڈیٹر نور افشان صاحب

آداب قبول ہووے

عنایت کرکے اس مضمون کو اپنے اخبار نور افشان میں درج فرماویں نہایت مشکور ہونگا +

زبور ۱۱۹ آیت ۱۳۹ میں لکھا ہے۔ میری غیرت مجھے کھا گئی کیونکہ میرے دشمنوں نے تیری باتوں کو فراموش کیا ہے۔ پھر اسی زبور کی ۱۳۶ آیت میں یوں مرقوم ہے۔ پانی کی نہریں میری آنکھوں سے بہتی ہیں اس لئے کہ لوگ تیری شریعت کو حفظ نہیں کرتے پھر زبور ۶۹ آیت ۹ سے ۱۱ تک میں یہہ لکھا ہے۔ تیرے گھر کی غیرت نے مجھکو کھا لیا اور انکی لعنتیں جو تجھپر لعنت کرتے ہیں مجھپر پڑیں۔ جب میں رویا اور روزہ رکھکے اپنی جان کو تکلیف دی تو وہ بھی میری رسوائی کا باعث ہوا اور جب میں نے ٹاٹ پہنا تو انہوں نے مجھے ضرب المثل کیا +

پھر یوحنا کی انجیل میں یہہ لکھا ہے کہ اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ یوں لکھا ہے کہ تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی اور دیگر جگہوں سے بھی اسی قسم کے مطلب کی آیات ملتی ہیں۔ مثلاً۔ اعمال ۱۶ باب ۱۶ آیت و ۲ پطرس ۲ باب آیت ۸ و حزقی ایل ۹ باب ۴ آیت و یرمیاہ ۱۳ باب ۱۷ آیت ۲ قرن۔ ۱۱ باب ۲۱ آیت و یسعیاہ ۶۰ باب میں۔ ذکریاہ ۱۴ باب ۱۷ و ۱۹ آیت متی ۲۱/۱۲ +

مضمون خدا کے حقیقی کارندوں کی علامتیں

اول کہ وہ خدا کی غیرت کے خواہاں ہیں دوم کہ اُن کو خدا کی بے عزتی کی از حد غیرت ہے۔ سوئم کہ خدا کے دشمن ان کے بھی دشمن ہیں اور وہ یہہ سمجھکر خدا کے گھر اور اپنے کو ایک ہی جانکر خدا اور اپنی نسبت غیرتمند ہیں۔ چہارم کہ وہ اُس غیرت کی وجہ



سے اپنے کو خطرہ میں ڈالنے سے خوف زدہ نہیں ہوتے۔ وہ اول سے تیسرے کے آخر تک۔ کا مضمون ۱۱۹/۱۳۶ سے ۱۳۹ تک اور ۶۹/۹ سے ۱۱ دیوحنا ۲/۱۷ سے یہہ تمام باتیں ثابت ہوتی ہیں اور وہ چہارم زبور ۶۹/۱۰ و ۱۱ دیوحنا ۲/۱۱ سے ۱۷ میں غیرت اور بخوبی ثابت ہوتی ہے۔

رومیوں میں پولوس فرماتا ہے کہ مجھکو بڑا رنج اور غم ہے یہان تک کہ تمہاری خاطر مسیح سے محروم ہوؤں وغیرہ ۹/۲ و ۳ +

وہ دشمن کون ہیں۔ اول جسم دویم دنیا۔ سیوم شیطان +

پہلی اصل پہلی بات یعنی کہ خدا کے لوگ خدا کی عزت کے خواہان ہیں۔ خدا کے کلام کے مطالعہ کرنے سے بخوبی اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے حقیقی لوگ خدا کی عزت کے کسقدر خواہان ہیں قاضیوں کی کتاب باب ۶ آیت ۲۰ سے ۳۲ تک غور فرماویں۔ کیونکہ وہان سے صاف ظاہر ہے کہ قدوس خدا نے اس مذبح کی نسبت غیرت کھائی اور اپنے بندے جدعون کو حکم دیا کہ بعل کے گھنے باغ اور مذبح کو گرا دے چنانچہ اُس نے اس کو جہان کہ بت پرستی ہوتی تھی اور طرح بطرح کی زناکاری اور شراب نوشی رات ہی کو ڈھا دیا اور گرا دیا تاکہ بجائے بتوں کی پرستش اور زناکاری اور شراب خوری کے خدا کی پرستش کیجاوے اور وہان خدا کا جلال ظاہر ہووے۔ جبکہ خدا کا بندہ جدعون اس کام کو انجام دے چکا لوگوں نے جنکا دل اُسپر لگا ہوا تھا سنا اور دیکھا تب وہ جدعون کے والد کے پاس مارنے کو چڑھ گئے اور اگر خدا اُس کا مددگار نہ ہوتا اور خدا ہی کو اس بات کی غیرت نہ ہوتی تو ضرور وہ مطلب خود کو حاصل کرتے مگر چونکہ وہ بات خدا کی مرضی کے خلاف تھی اگرچہ مخالفت نہایت بڑھ گئی تھی اور اسکو اپنی جان کا از حد خطرہ ہوا کیونکہ لوگ اسکو بھی ڈھونڈنے لگے لیکن قادر مطلق پروردگار نے اُسکی امداد کی اور اس کو اس بلائے عظیم سے محفوظ رکھا اور اپنی عزت کا پاس کیا۔ اے خدا کے نیک اور حقیقی غیرتمند کارندو نکالو اپنے اپنے دلوں سے اور کلیسیاؤں سے ہر طرح کے گھنے باغ اور گرا دو خود پرستی کے بتوں کو اور قربان کرو اپنے دلوں کو تاکہ ثابت ہووے کہ خدا کی عزت ہمارے اندر ہو رہی ہے اور کہ وہی ہمارا مالک ہے جس کا جلال ظاہر کرنا ہمارا خاص دعا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ تم خدا کی ہیکل ہو بشرطیکہ خدا کی روح تم میں بستی ہو۔ ایلیاہ نبی کو خدا کی عزت کی غیرت آئی اور اُس نے بعل کے ساڑھے چار سو نبیوں کو مار ڈالا اور خدا کی عزت کے نام کو لوگوں میں ظاہر کیا کون بہادر ہے جو ایلیاہ کے موافق خدا کی عزت کا غیرتمند اور محافظ ہو کر دلیری سے بادشاہ کو یہہ کہکر قائل کرے کہ میں تمام اسرائیل کو دکھ دینے والا نہیں بلکہ تو اور تیرے باپ کا گھرانہ کیونکہ خدا کو چھوڑ بتوں کو ماننا شروع کیا کیا فی زمانہ ایسا معلوم نہیں ہوتا یا اُس کو چھوڑ کر آج کل ظاہر اور آشکارہ نہیں ہے کہ جو کمزوری اور روحانی مصیبت اکثر کلیسیاؤں پر آتی ہے اس کا زیادہ تر دارومدار عہدہ داروں ہی پر موقوف ہے لیکن وہ کونسا خدا کا بندہ ہے جو ایلیاہ کے موافق بہادر ہے اور مسیح کا حقیقی غیرتمند ہے جو کہ ایلیاہ کی طرح دلیر اور عام موقع اور عام جگہ پر خدا کی عزت کی بابت شرماتا نہیں اور ایمان اور روح سے معمور ہو کر مسیح کی خدمت کو پورا کرتا ہے۔ کاش کہ ایسے ایسے ایلیاہ کلیسیاؤں میں اٹھیں اور تمام طرح کی بت پرستی کو جو خدا کی عزت کے خلاف ہے اس کو نکال پھینکیں اور وہ بت پرستی کس شکل میں ہے۔ بالکیہ ہے اور وہ یہہ ہے کہ چغل بننا اور چغلی سننا۔ چاپلوسی کرنا اور اس کو پسند کرکے منظور کرنا۔ طرفدار حاکم بننا یا طرفدار دوست بننا خاکر کلیسیا کے معاملات میں جبکہ کسی قسم کا ضروری معاملہ پیش ہووے بے جا مداخلت کرنے جو ہر طرح سے ناجائز ہے اور بے انصاف بھی بننا جسکی نسبت اکثر ہمارے دیسی بھائی کڑکڑاہٹ ظاہر کیا کرتے ہیں کیوں نہ ہو جبکہ حقیقی طور پر کوئی بے انصافی کرتا ہے مگر وعا۔ غریبوں کا حق ادا نہ کرنا۔ بلکہ الٹے چندہ لگا کر بیواؤں اور کنگالوں کے گھروں کو لوٹنا اس قسم اور اتنی سی بت پرستیاں ہیں جنکو بہادر اور جوانمرد مقابلہ کرکے کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ کاشکہ خدا کی عزت کے خیرخواہ اٹھیں اور لالچ کو ترک کرکے اور ڈر اور خوف کو برطرف ہٹا کر جوش اور محبت کے ساتھ خدا کی عزت کو بچاویں ایسا نہ ہووے کہ خدا کا وہ وقت آوے اور سب کے سب ملامت اٹھاویں اور سزا کے لائق ٹھہریں

پہلے حصہ کی دوسری بات۔ کہ خدا کی بے عزتی کی بے حد غیرت۔ زبور کا مصنف ۱۱۹/۱۳۶ سے ۱۳۹ میں صاف فرماتا ہے کہ پانی کی نہرین میری آنکھوں سے بہتی ہیں کہ لوگ تیری شریعت کو حفظ نہیں کرتے۔ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ زبور کا مصنف ان لوگوں کی حالت جو اپنی زندگی غفلت کے ساتھ اور لاپروائی کے ساتھ گذرانتے تھے اور اپنے کو خدا کے گھر سے غافل رکھتے تھے یا جو خدا کے گھر میں تو آتے تھے مگر وہ اپنے خیالوں اور دھیانوں کو اِدھر اُدھر پھیرتے تھے دیکھکر نہایت غمزدہ ہو کر آنسو بہاتا ہے اور غیرت کے ساتھ بیان کرتا ہے کہ وہ لوگ تیری شریعت کو حفظ نہیں کرتے کیونکہ مصنف موسیٰ کی شریعت سے بھی خوب واقف معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ صاف موسیٰ کی شریعت کیطرف توجہ دلاتا ہے۔ موسیٰ نے خود قوم بنی اسرائیل کو ہدایت فرمائی کہ شریعت کو حفظ کرنا اور یہہ طریقہ پشت در پشت جاری رکھنے کا حکم دیا اس وقت مصنف ان لوگوں کو دیکھتا ہے اور معلوم کرتا ہے کہ ان لوگوں نے موسیٰ کی شریعت کو حفظ نہیں کیا اور نہ ہی عمل میں لائے یا اگر حفظ کیا تو لاپروائی اور غفلت سے عمل در آمد نہ کیا لہذا وہ ان باتوں کے باعث کہ لوگ بدچلن ہو گئے ہیں اور توبہ نہیں کرتے نہایت غیرت کے ساتھ آنسو بہاتا ہے یعنی دل ہی دعا مانگتا ہے۔ کہ وہ پھر دوبارہ اپنی بری حالت کو توبہ کرکے ترک کریں اور نئی زندگی کو مضبوطی سے پکڑ رکھیں اور اس عزت کو وہ بڑے افسوس کے ساتھ ظاہر کرتا ہے اور اسکا اظہار روزہ اور ٹاٹ سے بتاتا ہے زبور ۶۹/۱۰ مگر تسلی نہیں پاتا معلوم ہوتا ہے کہ۔ وہ اس قدر سخت ہو گئے تھے کہ جلد توبہ نہیں کرتے اور نہ ہی اپنی حالت پر افسوس کرتے ہیں لہذا۔ مصنف اپنے میں ملول ہوتا اور غم کھاتا ہے جیسے پولوس رسول قوم بنی اسرائیل کی نسبت کہ میں خدا کی بادشاہت سے محروم ہوں تو ہوں مگر وہ نجات پاویں۔ مگر پھر بھی خدا سے تسکین پاتا ہے۔ یعنی زبور کا مصنف +

اگرچہ زبور کا مصنف اسکو بہت نرمی سے پیش کرتا ہے مگر

ہمارا خداوند یسوع یوحنا کی انجیل میں اُسکو بڑی غیرت اور زور سے پیش کرتا ہے اور صاف ظاہر کرتا ہے جبکہ اُس نے دیکھا کہ ہیکل تو خدا کی عبادت کے لئے ہے لیکن اِن لوگوں نے دوکانداری لگا رکھی ہے فوراً غیرت کھا کر اُن لوگوں کو دھکے دیکر اندر سے باہر نکالدیا اور کہا کہ میرے باپ کا گھر عبادت کا گھر ہے مگر تم لوگوں نے اُسکو چوروں کا کھوہ بنایا۔ اے ناظرین اگر غیرت ہوئے تو ایسی جیسی ہمارے خداوند کو آئے کہ نہ تو حاکم وقت سے ڈرا اور نہ ہی مذہبی لوگوں سے خوف کھایا اور نہ ہی خرید فروخت کرنیوالوں سے ہراسان ہوا بلکہ تمام کو کوڑے مار کر باہر کردیا۔ اور غیرت کو ثابت کیا۔ کچھ نہ کچھ غیرت قریباً ہر ایک شخص میں معلوم ہوتی ہے مگر پورے طور سے نہیں۔ حضرت محمد صاحب نے اگرچہ بت توڑنے میں غیرت کھائی مگر لحاظ کے طور پر سنگ اسود کو توڑ نہ سکا جسکی پرستش آج تک کی جاتی ہے۔ حضرت عمر کی نسبت مسلم کتاب الحج میں لکھا ہے۔

بوسہ دیا عمر بن خطاب نے حجر اسود کو اور بولے خدا کی قسم مجھ کو خوب معلوم ہے کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر میں نے نہ دیکھا ہوتا کہ رسول اللہ صلعم تجھ کو بوسہ دیتے تھے تو میں تجھ کو بوسہ نہ دیتا۔

خدا کی کلیسیا میں کوئی ہے جو ہیکل کے خرید فروخت کرنے والوں کو بلا لحاظ اور طرفداری کے کوڑے مار کر سب کو نکال دے یا سب حضرت صاحب کی طرح لحاظاً کچھ باقی رہنے دیتے ہیں یا ساؤل کی طرح چھوٹی اور نکمی چیزوں کو تو برباد کرتے ہیں اور عمدہ اور خوبصورت چیزوں کو ظاہرداری کرکے چھوڑ دیتے ہیں جو ایسا کرتے ہیں وہ حقیقی غیرتمند نہیں ہیں اور جو کچھ بھی کرتے ہیں ساؤل کی طرح بے سود اور لاحاصل ہے آخرش اُن سے وہ خدمت لی جاتی ہے۔ اور بدروح اُنپر نازل ہوتی ہے۔ اے ناظرین کیا آپ کے احاطہ میں یا پاس پڑوس میں کوئی عیسائی ہے جو سبت کے بارے میں غیرتمند نہیں ہے اور خدا کے کلام کے مطالعہ کرنے میں سُست اور غافل ہے اور بھائیوں کے صلح کرانے میں عجیب ہے یا یہہ کے وہ اور چھیڑ چھاڑ کرنے میں اور لڑائی چکانے میں ہوشیار اور خود علیحدہ ہو رہتا ہے جیسے بعض لوگ اکثر تماشا اُس گتکہ کے کرتے ہیں جو پہلے خواہ مخواہ بھون بھون کرتی ہے اور جب دو سرے کتے دوسروں کے پیچھے لگتے ہیں اور لڑ کر گھایل ہوتے اور ہو رہے ہیں تو وہ علیحدہ چپ چاپ بیٹھکر تماشا دیکھتی ہے کیا یہہ غیرت ہے یا غفلت اور شرارت کاش کہ ہم اِن سب نادانیوں کو چھوڑیں اور خدا کے حقیقی بندوں کی علامتیں اپنے میں رکھیں اور ثابت کریں کہ خدا کی اصلی غیرت ہم میں موجود ہے اور کہ ہم سب ٹھیک اور اصلی غیرتمند ہیں۔

پہلا حصہ کی دوسری بات جو خدا کے دشمن ہیں وہ خدا کے سچے اور حقیقی بندوں کے بھی دشمن ہیں۔

زبور کا مصنف ایک جگہ بیان کرتا ہے۔ کہ میری غیرت مجھے کھا گئی اور دوسری جگہ کہ تیری غیرت نے مجھے کھا لیا اور ایک موقعہ پھر یہہ کہا کہ میرے دشمنوں نے مجھکو وغیرہ۔ اور دوسری جگہ کہ تیرے ملامت کرنے والوں کی ملامتیں مجھ پر آپڑین ان دونوں باتوں میں خدا کا بندہ اپنی اور خدا کی نسبتیں لگاتا ہے اور بیان کرتا ہے۔ کہ میری اور تیری غیرت نے مجھکو کھا لیا۔ گویا ثابت کرتا ہے کہ چونکہ میں تیرا ہوں اور تیری مرضی کا طالب ہوں اپنی خواہش اور اپنی مرضی اور اپنی رستے اور اپنی تجویز نہیں چاہتا مگر تیری مرضی اور تیری صلاح۔ اگر میں اپنی مرضی پر چلتا تو کبھی نہ کہتا کہ تیری غیرت مجھ کو کھا گئی اسلئے یہہ بات نہایت غور طلب ہے کہ خدا کا بندہ روح سے معمور ہو کر اور تمام نفسانی خواہشوں کو درکنار کرکے خدا اور اُسکی مرضی کو مدنظر رکھکر یہہ چاہتا ہے کہ تمام خدا کے کلام کو حفظ کریں اور عمل بھی کریں۔ میرے پیارے ناظرین کیا کوئی آج یہہ کہہ سکتا ہے کہ اے خدا میں تیری مرضی چاہتا ہوں یا برعکس اِس کے اپنی مرضی جیسا کہ صاحبان اور برادران کے تجربہ میں آیا ہو گا کہ بعض اوقات اکثر دعوہ کرتے ہیں کہ ہمارا روپیہ ہمارا آحاطہ ہمارا مشن تو کیا یہہ خدا کی مرضی ہے یا اپنی مرضی وہ لوگ جو ایسا کام کرتے ہیں تو کیا بابل کے بادشاہ سے کم ہیں جس نے اپنی بادشاہت کے بارے میں گھمنڈ کیا اور سزا اُٹھائی کہ سات برس تک حیوان بنکر جنگل کی اوس سے تر ہوا اور شرم اُٹھائی اور باوجودکہ سب واقعات اُس کے بیٹے نے دیکھے مگر وہ نہ نمی اور نہ عاجز ہوا۔ پر خدا کے گھر کے ظروفوں کو شراب سے بے حرمت اور ناپاک کیا اے ناظرین میری ناقص عقل میں یہی آتا ہے کہ وہ بھائی جو ایسا دعوے اور گھمنڈ کرکے کمزور بھائیوں کو شرمندہ کرتے ہیں۔ خود غرضی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور اپنے دل کے باسنوں کو جو خدا ہی کے ہیں بُری باتوں کے شراب سے خراب اور ناپاک کرتے ہیں باوجودیکہ بہت سے عبرت انگیز واقعات ان کے پاس موجود ہیں اور روز بروز ایسے ایسے واقعات ملاحظہ بھی فرماتے ہیں مگر تو بھی توبہ کی طرف مایل نہیں ہوتے اور وجہ یہہ ہے کہ اُن کے سمجھنے کے دل کند پڑگئے ہیں اور نفسانیت کے فریب سے موٹے ہو گئے ہیں اور بے رحمی اور بدسلوکی سے سخت دل ہو چکے ہیں اسی سبب سے فوراً حکم دیا جاتا ہے کہ ہر خورد و کلان سے ہماری نظروں سے چلے جاؤ دور ہو آحاطہ خالی کرو بلکہ مار پیٹ تک نوبت پہنچی ہے اور بعض اوقات بذریعہ پولیس دھمکی دلائی جاکر نکالا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہہ ہمارا آحاطہ ہے یہہ ہمارا روپیہ ہے جو ہم چاہیں سو کریں۔

ناظرین کو معلوم ہو گا کہ لکھا ہے کہ ابن آدم کو سر دھرنے کی جگہ نہیں ملی اور یہہ بھی کہ اپنا دل آسمان پر لگاؤ اور آسمان پر خزانہ جمع کرو۔ ان تمام باتوں کی موجودگی میں ہم پھر دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا روپیہ ہمارا آحاطہ۔ عزیزو ہمارا یہاں کیا ہے زمین یا دنیا کا مال یہہ سب چیزیں نفسانی اور نفسانی آدمیوں کی ہیں اور جبکہ ہم نفسانیت کا دعوے اپنے خداوند کی پیروی کرنے میں چھوڑ چکے ہیں تو مناسب ہے کہ وعدہ خلافی نہ کریں ورنہ اندیشہ ہے۔ اور پھر ضروری امر یہہ ہے کہ ہم خداوند مسیح کی عزت اور مرضی کو چاہیں کہ جو کچھ بھائیوں کی خدمت کے لئے خدا کے بندوں سے خدا ہی کی عنایت سے ملا ہوا ہے اچھے طور سے استعمال کریں۔ ہمارے خداوند نے اپنی مرضی نہیں کی

بلکہ خدا کی مرضی کو پورا کیا اور کہا اے خدا میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہووے اور پھر کہ اے خدا اگر تو چاہئے وغیرہ۔ اے ناظرین میری غرض صرف یہہ ہے کہ جیسے زبور کا مصنف خدا کی مرضی کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نہایت غیرت سے بھر جاتا ہے اور اپنی مرضی کو خدا کی مرضی سے ملاتا ہے ویسے ہی ہمکو بھی کرنا اور غیرت کھانا مناسب ہے یعنی جن باتوں سے خدا کو نفرت اور گھن ہے ہم بھی انسے گھن کھاویں اس سے اظہر من الشمس ہے کہ خدا کی مرضی اور زبور کے مصنف کی مرضی یہہ ہو کہ سب قسم کی بدی اور نافرمانبرداری دور کی جاوے اور لوگ توبہ کرکے اور حقیقت کو پہچان کر اسکی پیروی میں سرگرم پائے جاویں۔ اور غیرت اور ایسا خیال نہایت مفید اور درست ہے اور پھر کہتا ہے کہ میرے دشمنوں نے اور خدا کی نسبت کرتیرے ملامت کرنے والوں کی ملامتیں۔ یعنی یہہ کہ جو کلام کو حفظ نہیں کرتے وہ تیرے لوگوں کے عدو ہیں اور چونکہ تو انکو جو تیری ملامت اپنے برے فعلوں سے کرتے ہیں اپنی پاک مرضی سے اس حرکت کو برا جانتا ہے اس سبب سے تیرے لوگوں کی مرضی اور تیری مرضی ایک ہوئی۔ یعنی یہہ کہ جو غیرت تجھکو ہوئی وہ غیرت تیرے لوگوں کو تو ثابت ہے کہ زبور کا مصنف ناحق گریہ وزاری نہیں کرتا بلکہ نہایت درمندول سے انکی خاطر التماس کرتا ہے کہ وہ سب خدا کے کلام کو حفظ کریں اور ثابت کرتا ہے کہ وہ جو خدا کی مرضی پر چلتے ہیں خدا کی مرضی کو جانتے حقیقی غیرتمندی جو وہی رکھتا ہے ثابت کرینگے پس اے پیارے ناظرین مناسب ہے کہ ہم نہایت انکساری کے ساتھ ان باتوں کو سوچیں اور جو مناسب ہے اسپر عمل کریں ورنہ خطرہ ہے کہ بے سزا نہ چھوٹینگے خدا ہم سب کو عملی توفیق بخشے ؂

پہلے حصہ کی چوتھی بات یہہ تھی کہ وہ بسبب غیرت کے اپنے کو خطرہ میں ڈالنے سے نہیں ڈرتے ؛

یہہ سب پر ظاہر و روشن ہے کہ جسقدر خدا کے بندے اس جہان میں سے گذر گئے یا رحلت فرماگئے یا حال میں موجود ہیں وہ سب کے سب اپنی زندگی زندگی نہیں سمجھتے تھے یعنی جسمانی ناپائدار زندگی کو عزیز نہیں جانتے تھے کیونکہ انکو معلوم تھا اور ہے کہ خود خداوند فرماتا ہے کہ جو کوئی اپنی جان بچا دیگا اس کو کھوئیگا اور جو کوئی اپنی جان کو کھوئیگا اس کو بچا دیگا اور دوسری جگہ یہہ ارشاد فرمایا ہے کہ اگر انسان تمام جہان کو حاصل کرے اور اپنی جان کو کھودے تو اُس کو کیا پھر وہ اپنی جان کے بدلے کیا دے سکتا ہے۔ اور ایک اور یہان اس قسم کا درج ہے کہ دنیا تمکو اس لئے پیار نہیں کرتی کہ تم دنیا کے نہیں اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا تمکو پیار کرتی۔ ان مذکورہ فقروں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو ایسی باتوں پر عمل کرتے ہیں اور کرکے رحلت فرماگئے بموجب اپنے ایمان کے اقرار کے خطروں سے نہیں ڈرتے اور نہ ہی ڈرتے ہیں اگر دنیا ایک طرف ہووے تو ہووے وہ خدا کے قول کو مضبوطی سے تھامے رکھتے ہیں ایک دو ثبوت کافی ہیں کہ ان پر غور کریں اگرچہ تمام مسیحی اُن واقعات سے واقف ہیں مگر دوبارہ آگاہ کرنا مناسب ہے یرمیاہ نبی کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں کہ جبکہ لوگوں کو انکے گناہوں سے منع کرتا اور قایل کرتا تھا اور ان کو ابھارتا اور تنبیہ کے طور پر نصیحت کرتا تھا کہ تم توبہ کرو ورنہ ایسا کچھ ہوگا لیکن بہت سی نصیحتوں کے بعد کیا معلوم ہوتا ہے کہ سب لوگ بادشاہ سمیت ناراض ہوئے اور خدا کے نبی کو بہت تکلیف دی یہاں تک کہ اُس کو ایک چوآن میں ڈالدیا لیکن کیا وہ ڈر گیا اور خبر دینے سے ہٹ گیا ہرگز نہیں وہ سناتا رہا اور پیغام پہنچاتا رہا دوسری مثال دانیل نبی کی ہے جس سے ہر خورد و کلان واقف اور آگاہ ہے اگرچہ وہ اسیری میں تھا اور بسبب لوگوں کی عداوت کے شیروں کی ماند میں پڑا اور کئی طرح کی تکلیفیں اُٹھائیں مگر خدا کے وعدہ میں قایم رہا اور خوف نہ کھایا بلکہ جان پر کھیل گیا اور اپنے زندہ خدا کے فرمان کو ہرگز نہ ٹالا سدرک میسک ابدنجو دشمنوں کی عداوت اور ڈاہ اور حسد سے جلتی بھٹی میں پھینکے گئے مگر اپنے ایمان کے اقرار پر قایم رہنے سے آگ سے صاف بچے اور مخالف سزایاب۔ اگرچہ انہوں نے اس قدر اس پاک نام اور غیرت والے خدا کی بابت اذیت اور مصیبت اٹھائیں مگر انکار ہرگز نہ کیا پیارے ناظرین کیسا زندہ ایمان ان شخصوں کا تھا جو دنیا کی تمام آزمائشوں میں جاتا نہیں رہتا اور نہ ہی وہ ڈرتے اور خوف و ہراس نزدیک نہیں آیا وجہ صرف یہہ کہ وہ غیرت کی زندگی بسر کرتے تھے اور اس زندگی میں موت کچھ چیز نہیں ہے صرف دروازہ جس سے ایماندار داخل جنت ہوتے ہیں ؂

اسی طرح ہزاروں نمونے آپ صاحبان جانتے ہیں کہ وہ کس قدر اپنی زندگی کو غیرتمند زندگی جانتے تھے اور اسی باعث خطروں میں پڑے شکنجوں میں کھینچے گئے آروں سے چیرے گئے سر کاٹے قید ہوئے کتوں سے پھڑوائے گئے تری اور خشکی کے سفروں میں پڑے اور ہر طرح کی ذلتیں اٹھائیں تو بھی وہ اصلی غیرت سے رکے نہیں کاش کہ خدا ہمکو اصلی اور حقیقی غیرتمند بناوے اور اس کی تعلیم میں استقامت بخشے تاکہ کبھی دنیا کے خوف سے خدا کے جلال ظاہر کرنے سے خوف میں آکر دب نہ جاویں بلکہ اور بھی دلیر ہو کر سیدھے نشان کی طرف بڑھتے ہوئے چلے جاویں ؂

وہ دشمن کون ہیں ج اول جسم دوم دنیا۔ سوم شیطان ؂

دوسرے حصہ کی پہلی بات یہہ ہے کہ جسم کی تمام بُری خواہشیں۔ مثلاً آنکھ کی بدنظری دل کے بُرے منصوبے جھوٹی زبان گرم ڈاہ چغلی۔ شہوت پرستی۔ لالچ وغیرہ

دوسرے حصہ کی دوسری بات دنیا۔ دنیا کی عزت کہ میں بڑا ہوؤں کس بات میں پیسے میں عزت میں عقل میں سلام میں شان و شوکت میں جائداد میں وغیرہ

دوسرے حصہ کی تیسری بات شیطان۔ نیک بات کو نہ ماننا اور خدا کی کلامی باتوں کو قبول نہ کرنا اور ہمیشہ برائی کو پسند کرنا اور تمام خوبیوں سے ناراض رہنا گویا شیطان کی مرضی کو پورا کرنا ہے +

اگر یہہ سب باتیں شیطان کی ہیں تو گویا شیطان ہمارا پکا دشمن ہے اگرچہ ظاہر طور سے وہ دوستوں کے موافق برتاؤ کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے موافق اُس ٹھگ کے جو ایک مسافر کو چکنی چپڑی باتیں کرکے راہ سے دور لے جاتا ہے اور اُسکو قتل کرکے

اُس کا تمام مال اور اسباب چھین لیتا ہے پس وہ ٹھگ اِس مسافر کا پکا دشمن ہے ایسے ہی ابلیس انسان کو بہت قسم کی ہیچا پھیریوں سے پھندے میں پھنسا کر ہلاکت کی طرف لے جاتا اور جنت سے محروم کرتا ہے تو ہمارا دوست نہیں بلکہ خاص ہمارا دشمن ہے اور ایسے ہی جسم ہمارا بڑا دشمن ہے۔ فرض کیجئے کہ ہمارا ہاتھ یا پاؤں ہمکو بار بار دھوکھا دیتا ہے اور ٹھوکر کھلاتا ہے تو وہ ہمارا دشمن ہے مثلاً خوشخطی پر موقوف ہے کہ ہماری منظوری ہووے کہ ہم فلاں محکمہ میں داخل ہوکر کام کریں کیا ہوا ہم امتحان میں بیٹھے اور خط خراب لکھا گیا تو اس صورت میں ہاتھ ہمارے فیل ہونے کا باعث ہوا تو یوں ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہاتھ ہمارا دشمن ہے خداوند نے کہا ہے کہ اگر تیرا ہاتھ ٹھوکر کھلاوے تو اُس کو کاٹ ڈال وغیرہ۔ اور اگر ہماری ٹانگ لنگڑی ہے اور دشمن ہمارے پیچھے پڑا ہوا ہے تو اگر ہم ٹانگ کی درد کے مارے بھاگ نہیں سکتے تو گویا ٹانگ ہماری جان کے قتل کا باعث ہے اور اگرچہ دنیا ہمارے لئے ایک عمدہ جگہ ہے مگر تو بھی دشمن ہو سکتی ہے۔ فرض کرو ایک باغیچہ ہے جو میرے لئے نہایت عمدہ معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنے جی کو اس میں سے پھول توڑ کر آراستہ کروں مگر جبکہ میں نے اپنے جی کو خوش کرنے کے لئے ایک پھول توڑا تو توڑتے وقت ایک سخت کانٹا میری انگلی میں چبھ گیا اور شدت کا درد ہوا اور آخر کار وہ زخم پھیل گیا اور پانی پڑ گیا اور پک گیا اور ڈاکٹر نے کوشش کی مگر وہ درد شدید بند نہ ہوا بلکہ وہ پکنے اور پیپ پڑنے سے بدبو کا باعث ہوا تو گیا باغیچہ کے پھول سے آرام ہوا یا دکھ ہاں دکھ ہوا حسن دھوکا ہے اور جمال میں پائیداری نہیں۔ اسی طرح جسم دنیا شیطان ہمکو اچھے معلوم ہوتے ہیں مگر اُنکی کرتوتیں اور کارروائیاں ایسی ہیں کہ وہ بند بند کو زخمی اور گھایل کر دیتی ہیں اور بھی راہ سے دور لے جاتی ہیں اور ہاتھ پاؤں کو بیکار کر دیتی ہیں تو ان باتوں سے ثابت ہوا کہ وہ ہمارے دوست نہیں بلکہ پکے دشمن ہیں لو پیارے ناظرین مناسب ہے کہ اس مضمون کو بغور تمام پڑھیں اور سوچیں اور عمل میں لادیں ایسا نہ ہووے کہ ہماری علمی لیاقت اور منطق اور فلسفہ ہمارا دشمن بنکر اس مضمون کے فائدہ سے ہمکو محروم رکھے کیونکہ اکثر بعض لوگ اپنے علم کے اوپر فخر کرتے ہیں اور لاپرواہی سے ایسے سادہ مضمونوں کی تفتیش نہیں کرتے ماسوا اس کے حقارت سے رخ پھیرتے ہیں خدا اسکی مدد کرے اور ایسے کام کرنے کی لیاقت اور توفیق عنایت کرے اور یہہ بھی کہ ہم اپنے ان تینوں دشمنوں سے خیریت سے محفوظ رہیں جاگو اور دعا مانگو تاکہ امتحان میں نہ پڑو۔

راقم خاکسار

بنکال ایس. پی. جی. مشن ٹنڈکی ٹنڈیا۔

مخدوم و معظم بندہ جناب اڈیٹر صاحب

اخبار نورافشان زاد عنایتکم

تسلیم۔ تاریخ ۲۲ بروقت ۶ بجے شام ایک عام جلسہ ٹیپالکوٹ پبلک کی طرف سے بمقام صحن مدرسہ اس غرض سے منعقد ہوا تھا۔ کہ جناب مس کیمل صاحبہ جو عرصہ آٹھ سال سے اس قصبہ میں مشن کا کام کرتی رہی تھیں۔ اب بوجہ اختتام میعاد مندرجہ قواعد مشن اپنے ولایت بمقام امریکہ تشریف لیجاتی ہیں۔ اُن سے اس حسن اخلاق اور ہمدردی کی نسبت شکریہ ادا کیا جاوے جو وہ دوران قیام میں پبلک کے ساتھ فرماتی رہی ہیں جلسہ ہذا کے حسب اتفاق رائے جملہ حاضرین منشی الطاف حسین خان صاحب تحصیلدار پریزیڈنٹ منتخب ہوئے۔ اور خاکسار سکریٹری اس جلسہ کا قرار پایا۔ اس جلسہ میں تمام رؤسا و عمائد شہر و سرکاری معزز اہلکاران شامل ہوئے اور ایک اڈیریس پبلک کیطرف سے مس صاحبہ کو دیا گیا اور جلسہ میں پڑھکر سنایا گیا جس میں مس صاحبہ موصوفہ کا شکریہ ادا کیا گیا اور اُن کے بخیر و عافیت پہنچنے اور قیام زمانے کے لئے جناب باری میں دعا کی گئی۔ ساتھ ہی جناب پادری ایچ. ایس لیٹ صاحب بہادر کا شکریہ ادا کیا گیا جن کے حسن اخلاق کی اس قصبہ میں خصوصاً اور اس کے گرد نواح کے علاقہ میں عموماً دھوم ہو رہی ہے جلسہ کے برخاست ہونے کے بعد جملہ حاضرین نے مس صاحبہ اور پادری صاحب اور دیگر مشنری لیڈیوں کے ساتھ میوہ جات اور مٹھائی تناول کی۔ امید ہے کہ یہہ عمدہ مثال جو اس قصبہ میں ہوئی ہے۔ دیگر مشنری لیڈیوں اور مشنری صاحبان کے واسطے نمونہ ہوگا۔

اور امید ہے کہ اگر ہر مقام پر مشنری لیڈیاں اور صاحبان پبلک سے ایسے ہی حسن اخلاق اور ہمدردی سے سلوک فرماوینگے تو پبلک سے بھی انکو ایسی ہی توقع ہونی چاہئے۔

چونکہ جلسہ مذکور میں یہہ امر طے پا چکا تھا کہ اس کارروائی کی اطلاع اخبار نورافشان میں ارسال کی جاوے۔ اس لئے یہہ چند حروف تحریر کرکے جناب کو تکلیف دیتا ہوں۔ کہ اخبار مذکور میں درج فرماکر مشکور فرماویں مجھے اس امر کے ظاہر کرنے میں افسوس ہے کہ اس اطلاع کی ترسیل میں توقف بیجا ہوا۔ اور جس کی وجہ اس خاکسار کی بیماری ہے۔

امید ہے کہ آپ اور وہ صاحبان جن کو اس مضمون سے دلچسپی ہے معاف فرماوینگے۔

الملتمس

کرم سنگھ میونسپل کمشنر و سکرٹری میونسپل کمیٹی

اڈیٹر صاحب تسلیم

میری ان غزلوں کو درج اخبار فرماکر بندہ کو مشکور بنادیں بین نوازش ہوگی۔

غزل

از نتائج طبع خاکسار جارج ملش تائب لودیانوی

ہر طرف ہے جلوۂ نور جمال ابن حق
دیکھتے ہیں ہم تو آنکھوں سے جلال ابن حق
کٹ ہی جائینگی شب فرقت کی سب گھڑیاں مری
مل ہی جائیگا مجھے اکدن وصال ابن حق

ہے کہ زندہ مردگان میں سے وہ پہنچے عرش پہ
وزمیں سے تا فلک پہنچا کمال ابن حق

نام عیسیٰ ہے میرے وردِ زبان صبح و مسا
رات و دن رہتا ہوں میں محوِ خیال ابن حق

موت کیا ہے کیسی فنا محشر میں تائب دیکھنا
زندۂ جاوید بس ٹھہرےگی آل ابن حق

غزل

از طبعزاد تائب لودیانوی

مسیح منجیِ برحق ہے والا بحر شفاعت کا
کھلا در فضل سے جسکے ہر بس ایوان رحمت کا

ہوا خورشید خاور کی طرح ظاہر وہ دنیا مین
منور ہے اسی سے ہر ستارہ ماہ طلعت کا

شیاطینوں پہ غالب طاقتِ عیسیٰ ہے ہر ساعت
گرا ڈالا ہے اس نے علم شیطان کی بسالت کا

نہ چھوڑا ایک بھی ذرہ ضلالت کا مسیحا نے
مٹا ڈالا ہے باغ دہر سے نقشہ جہالت کا

ہوئے تھے غش میں جلوہ دیکھکر موسیٰ بھی اے پیارے
کسے مقدور ہے - تیری تجلی کی عنایت کا

سراسر کر دیا آزاد ہمکو خون عیسیٰ نے
گلے میں اب بھلا پہنیں گے ہم کیوں طوق لعنت کا

مسیح کی حمد میں غزلیں تیری دیکھی ہیں اے تائب
ہے بس اٹھا ہوا دریا تیری گویا طبیعت کا

غزل

از طبعزاد تائب لودیانوی

بکا پہ یہہ دل فدا ہو گیا ہے
میرا کام سارا ادا ہو گیا ہے

وہ جب سے میرا دل ربا ہو گیا
کہوں کیا تجھے مجھ کو کیا ہو گیا

بہا خون جیسے تھا جو دار پر
وہ غسل صحت جان فزا ہو گیا

ہزاروں مریضوں کو چنگا کیا ہے
تیرا نام دار الشفاء ہو گیا ہے

مسیحا سے بخشے تو زندگی
ترا تائب مدح سرا ہو گیا

میلہ چھڑیاں واقعہ کھتولی اور انجیلی بشارت

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم

مہربانی فرماکر ان چند ایک سطور کو اپنے اخبار گوہر بار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر احقر کو ممنون و مشکور فرمایئے۔

اکثر ناظرین میں سے قصبہ کھتولی سے جو ضلع مظفر نگر میں ہے کچھ نہ کچھ واقفیت رکھتے ہوں گے۔ کیونکہ یہاں این ڈبلیو ریلوے کا اسٹیشن ہے۔ جس کی وجہ سے مسافروں کی بھیڑ ٹرین کے آنے جانے پر رہتی ہے۔ خاصکر میلے کے ایام میں تو بہت ہی دشواری کا معاملہ پیش آتا ہے۔ ایک میلہ یہاں ہر آتے برس بھادون کے مہینے میں ہوتا ہے۔ جو چھڑیوں کے میلے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ وجہ تسمیہ اس کی یہہ ہے۔ کہ جیسا پنجاب میں گوگا اور ظاہر پیر کی من مانی باتوں نے لوگوں کے دلوں میں گھر کیا ہوا ہے جس کے باعث نہ صرف جہلا ہی بلکہ بعض تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کے گرویدہ ہو رہے ہیں۔ ٹھیک اسی طرز و طریق کا یہہ چھڑیوں کا میلہ ہوتا جس میں نہ صرف پجاری ہی بلکہ تماشائی بھی اپنی حاجتوں سے اس کا شمار و بالا کرتے ہیں۔ بعض تو اپنے ساتھ ایک جھنڈا یا جھنڈی لاتے ہیں اور اس کو کندھے پر رکھکر بڑے تزک کے ساتھ آتے ہیں گویا کہ کسی فوج کے نشان بردار ہیں۔ اس میلہ میں کشتیاں وغیرہ بھی ہوتی ہیں کہ پہلوان اپنے دلوں کے ارمان نکال لیں۔ پر بعض تو سال بھر کے لئے ٹھنڈے ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ انتظام اس کا حکام بالا کے ہاتھ میں ہے۔ جس سبب سب بندوبست ٹھیک و درست ہوتا ہے۔ اس قصبہ میں سی۔ ایم ایس مشن کی طرف سے قریب تیس برس سے برابر کام ہوتا ہے اور بابو بلدیو سہائے خداوند کی بشارت پھیلانے کے لئے یہان مقیم ہیں۔ اور ہندوستانی خیال کے موافق اعلیٰ درجہ کے یعنی اونچی ذات کے لوگوں میں کام ہوتا ہے۔ گو کہ لوگ دیانتداری اثر سے متاثر ہیں ضرور پر مسیحی مذہب کی سچائی کا اقرار اپنی زبان سے کرتے ہیں بقول کسیکہ ؎

کیا لطف کہ غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

یہہ تو قاعدہ ہے کہ حق کبھی چھپتا نہیں۔ گو کہ ہر صورت کی سعی و کوشش کی جاتی ہے۔ کہ مسیحی مذہب کو بیخ و بن سے اکھاڑ دین مگر چہ نسبت خاک را با عالم پاک کا مضمون ہے۔ انسانی طاقت کی کیا طاقت ہے کہ مذہب الہٰی کے مدمقابل سر اٹھا سکے۔ ہم تین آدمی یعنی بابو جیمس سیل۔ بابو جارج جیمس۔ اور بندہ راقم الحروف ۲۲ تاریخ کو میرٹھ سے ہوتے کھتولی روانہ ہوئے۔ اور وہاں پہنچکر صرف چند ایک دوکانیں دیکھیں کیونکہ ابھی میلے والوں کی آمد آمد کے سامان تھے۔ مگر دو روز بعد اس قدر خلقت ٹوٹی اور ایسا ٹھٹھ کا میلہ ہوا۔ کہ کھوے سے کھوا چھلنے لگا۔ اور تین روز تک یہہ کیفیت رہی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ اس کا سبب یہ ہے میرے خیال میں چونکہ میلہ کی جگہ اس قدر وسیع نہیں اور نہ کوئی ایسا میدان ہے کہ اتنی خلقت پھیل کر پھرے صرف اسی سڑک پر جو میرٹھ سے مظفر نگر کو جاتی کوئی ڈیڑھ فرلانگ میں ہر دو طرف دوکاندار اپنی دوکانیں لگا کر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگ اسی میں پھرتے ہیں اور خرید و فروخت کرتے ہیں جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا کہ جگہ کا کم وسعتی کے باعث ہمارے کام کا طریقہ کتاب بیچتے ہوئے بشارت دینے کا تھا۔ اس صورت میں ہو کہ اکثر لوگ بہت سے اپنے شکوک رفع کرنے کا موقع پاتے تھے۔ بلکہ ایک خاص فائدہ اس میں

یہہ نظر آیا کہ وہ لوگ جو کسی سبب سے کلام مقدس کو پڑھنا کیا چھونا بھی پسند نہیں کرتے تھے اُن کو اُن کے فاسد خیال سے متنبہ کیا گیا اور بیہودہ توہمات کو دور کیا گیا اور ایک عمدہ نتیجہ اس سے یہہ نکلا کہ دو ایک اشخاص کو شخصی گفتگو کے ذریعہ موقع ملا کہ وہ اپنی جہالت و نادانی کا اقرار کرتے ہوئے خداوند یسوع مسیح کی نجات کی خوشخبری سے مستفیض ہوویں۔ اس میلہ میں جناب پادری پرفیوسی صاحب نے خاص دلچسپی لی۔ گو کہ کام کی زیادتی کے سبب فرصت کی صورت مشکل تھی۔ لیکن آپنے نہ دھوپ دیکھی نہ چھاؤں۔ برابر دوپہر کو تین یوم تک آتے رہے جس کے باعث منادوں کو زیادہ تقویت و تسلی ملتی رہی اور آپنے خوب کوشش و شوق کے ساتھہ کام کیا۔ گو کہ وقت کی تنگی کے باعث آپ کو صرف دو ڈھائی گھنٹہ کا موقعہ ملتا تھا پر اسی عرصہ قلیل میں بہت کچھہ ہوتا تھا۔ اور اس ہجوم میں قریب ساڑھے پانچ روپیہ کے کتابیں اور انجیل مقدس کے حصہ فروخت ہوئے۔ اکثروں نے بڑے شوق اور اشتیاق سے ان کو خریدا۔ اب ناظرین سے التماس ہے۔ کہ وہ ان انجیلی حصوں کے لئے دعا کریں جن کو لوگوں نے خریدا۔ کہ وہ ایک ایک انجیل اس گھر کے لئے جسمیں وہ ہو وے حقیقی چراغ کا کام دیوے۔ بے شک یہہ کتابیں بڑی جانکاہی اور جانفشانی سے بیچی گئی ہیں۔ کیونکہ دیانندی بھائیوں نے کوئی کسر اپنے اشارہ سے زبان سے باقی نہ رکھی۔ کہ خدا کا کلام نہ بکے مگر کیا ہو سکتا ہے اپنے منہ کی کھا کر رہ گئے۔ خدا کرے وہ آدمی جو لوگوں کے خوف سے علانیہ اقرار کرنے سے گریز کرتے ہیں خداوند میں نعمت پاویں اور مردانہ وار اپنی صلیب اٹھا دیں۔ آمین ثم آمین ؕ

فقط والسلام ؕ

الراقم

بندہ گوپی چند۔ سی۔ ایم۔ ایس۔ مشن میرٹھ

بر تقریب سیالکوٹ کنونشن مورخہ ۲۴ تا ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء برائے مندرجہ اخبار نور افشان

از نتایج طبع خاکسار جارج ملٹن تائب لودہانوی

بلبلو پھر بہار آتی ہے
موسم خوشگوار آتی ہے

غنچہ و گل نے کان کھول دیئے
کیا صدائے ہزار آتی ہے

لیکے باد صبا پیام یار
بادلوں پہ سوار آتی ہے

ہوں گے شاداب نونہال چمن
دلہن سبزہ زار آتی ہے

کیوں نہ مرغ چمن ہوں خوش الحان
کر نوید بہار آتی ہے

اللہ اللہ تمکنت گل کی
یہ پھبن ہم کو مار آتی ہے

ئے کشو! پی لو جام کوثر تم
بادہ گلگوں سے عار آتی ہے

کون ہے کسی کی قدمبوسی کو
روح امیدوار آتی ہے

بخت چمکا ہے آج عالم کا
مٹ گیا نام دھرسے غم کا

فضل حق سے وہ دن قریب ہے اب
جس کی تہ میں چھپا ہے عیش و طرب

منتظر جس کے دیر سے تھے ہم
وقت کنونشن وہ قریب ہے اب

بخششیں حق کی وہاں پے ہوتی ہیں
گر نہ آگے تو یہہ ہیگا غضب

جان مردہ دلوں میں آئے گی
اثر روح ہوگا اُن میں جگہ جذب

علم عیسے ہے درش پہ تو بڑھو
جنگ کرنے کا ڈال دو اب ڈھب

باندھو ہتھیار روح کے یارو
آپڑی اب تو دنیا سے ہے حرب

پہن لو راستی کے اب جامے
فتح ہووینگے سارے جھوٹے مذہب

فتح بخشیگا بے درنگ ہمیں تو
وہ مسیح جہان و عالی نسب

دوستو آؤ ورنہ روؤگے
ہاتھہ سے وقت جائے گا یہہ جب

دل سے تائب کی بس یہی ہے دعا
دن وہ ہم کو دکھائے جلد خدا

کرسچن تھیٹریکل کمپنی

گذرے ہفتوں کے نورافشان کے صفحوں پر مذکورہ بالا عنوان کا ایک مضمون نظر سے گذرا۔ اور پڑھتے ہی ایک مصرعہ بمسرت دل اندوہگین سے نکلی ؎

الحمد اللہ آن چیز کہ دل خواست بہ
پس از پردہ آخر پدیدار آمد

میں ہر طرح مذکورہ مضمون سے اتفاق کرتا ہوں مجھے خود بارہا ایسے ہی اشخاص سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے کہ انہوں نے اسی بات کو پیش کیا۔ اور مجھے ڈرامے تیار کرنے پر مجبور کیا ؕ

بے شک اس کمپنی کے جاری کئے جانے سے ایک پنتھ دو کاج" کا مصداق موزوں ہو جائیگا۔ اول تو عیسائی نوجوان دیگر تماشوں سے متنفر ہو جاوینگے۔ دیگر اہل غیر اقوام بھی



کمپنی کے ڈراموں سے متاثر و مستفید ہونگے ۔

مسیحی مسافر ایک ایسا ڈرامہ ہو سکتا ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں کے دل اسکی جانب متوجہ ہوں۔ اور خاص اثر ناظرین کی زندگی پر پڑے جنگِ مقدس۔ روم کی آتشزدگی۔ آدم اور حوا۔ یعقوب اور یوسف ایوب صابر۔ داؤد اور ساؤل۔ تواریخی سلاطین کے واقعات۔ دانیل نبی۔ یسوع کی پیدائش۔ اور مریم۔ ہیرودیاس یوحنا اصطباغی۔ رسولوں کے احوال وغیرہ وغیرہ

اور دیگر مسیحی ناولوں سے ایسے ڈرامے بن سکتے ہیں۔ کہ جن سے خواہ مخواہ لوگ خدا کا جلال دیکھ سکینگے۔ اثنائے منادی میں میلوں کی تقریب پر مناد ان اکثر ہندیہ بل تقسیم کرتے ہیں۔ تصاویر بذریعہ میجک لنٹرن دکھلاتے ہیں۔ ہارمونیم بجاتے اور گاتے ہیں۔ کیوں؟ اسواسطے کہ لوگوں کی طبیعت کا میلان اسطرف ہو جائے بچوں کو سنڈے سکولوں میں رنگا رنگ کی تصاویر کیوں دکھلائی جاتی ہیں۔ اسی واسطے کہ اُن کی توجہ ادھر لگ جائے اور نہلی آیات کو بخوبی ذہن نشین کرلیں۔ اسی طرح یہہ کمپنی اپنے کھیلوں کے ذریعہ ناظرین کی توجہ اپنی طرف کھینچیگی۔ اور خدا کا کلام بھی سٹیج ہی پر سے سنائیگی۔ اور بزرگ لوگوں کی عملی سابقہ زندگیوں کا فوٹو کھینچ کر ناظرین کو متاثر و مستفید بنائیگی۔ اور ساتھ ہی اُن مسیحیوں کے واسطے یہہ ایک سپورٹنگ۔ اور بھی ہو جاویگی جو آجکل کے تھیٹروں کے ہاتھ سے آوارہ و پریشان گشتہ جیب درست نسترخوار ہوتے پھرتے ہیں۔ جن کے واسطے خداوند یسوع مسیح کا مقدس و بیش قیمتی خون بہایا گیا ہے۔ اور جو ہمارے بھائی ہیں مجھے ان چند سطور کے تحریر کرتے ہی ایک اندیشہ دامن گیر ہو گیا ہے مگر ہندوستانیوں کی پھوٹ اور ہندوستان کی پھوٹ تو مشہور ہی ہے ۔ بجائے کسی بھائی کی دلداری و حوصلہ افزائی کے اکثر ... نکتہ چینیوں پر اُتر آتے ہیں۔ اور بچارے کی عزت خاک میں ملا دیتے ہیں۔ کیوں کہ یہی تو ہندوستان کی جہالت باعث غلامی کا بڑا ثبوت ہے۔ ولایتوں میں شاذ و نادر ہی کوئی ایک دوسرے کی مخالفت کرتا پاؤ گے۔ ورنہ جب چاہو تائید ہی پر کمربستہ دیکھو گے سو میرا مطلب یہی ہے کہ کہیں یہاں بھی صاحبان کا قلم اُٹھ ہی نہ اٹھے۔ آمین ۔

آجکل سرگودہ میں مقام ع۱ نمبر چک کے مسیحی بھائیوں نے اس بات کا ایسا مذاق پایا ہے۔ کہ انہوں نے نوکریاں بھی چھوڑنی منظور کرکے بعد شوق و اشتیاق ایسی کمپنی کی ابھی ابھی بنیاد رکھی ہے ۔ بڑی جانفشانی سے ابھی تین ڈرامے آدم اور حوا یعقوب اور یوسف۔ یسوع اور مریم تیار ہو چکے ہیں۔ اور تجربہ کے طور پر ایکٹ کیا جاتا ہے سرگودہ و نواح کے لوگ مدد کرتے ہیں۔ اور اُمید کرتا ہوں کہ مسیحی مسافر کو جلدی ڈرامے کی صورت میں لاؤنگا اور ایوب اور جنگ مقدس کو بھی منظوم کروں گا ۔

مگر صاحبان سرمائے کی اشد ضرورت ہے۔ اور بقول بھائی موتی مل دشوار گذار پہاڑ تو یہی سامنے آن پڑا ہے۔ لہٰذا ہم اُن دلیر بہادروں اور دلاوروں سے ملتمس ہیں جو کہ ان دشوار گذار پہاڑوں کو عبور کرنے کا مقدور رکھتے ہیں۔ کہ ایسے موقعہ و ایسی تقریب پر اس کمپنی کی امداد کریں۔ جو کہ اپنے جسمانی نفع کے لئے نہیں مگر روحوں کے روحانی فائدہ و نجات کیواسطے قائم ہوئی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ صاحبان مددگار کی بدولت یہہ :-

Religious Christian Theatrical Company

بہت جلدی اپنے قدموں پر کھڑی ہو جاویگی اور خدا کے جلال اور روحوں کی نجات کا باعث ہوگی ۔

المختصر ہمارے ہندوستان کے مسیحی بھائی و بزرگ اس نئے مگر ضروری کام کی ایجاد کو ترقی دوست دینے کے لئے ضرور مدد کرینگے۔ اور اپنی گرم گستری و فیض رسانی سے رونق پذیر دو بالا کر کے بندگان خیر خواہان کمپنی کو ممنون احسان بنادینگے امید ہے کہ معزز ناظرین ضرور مدد امداد اور حوصلہ افزائی کی سطور مجھ مشتہر کے پاس بھیجکر زیر بار کرینگے۔ اور وہ نوجوان جو ایکٹروں کا کام بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔ وہ بھی ضرور تیار ہو کر اس کمپنی کی شراکت پاکر معاون بنگے یعنی خداوند کے جلال کی کمپنی کے ایکٹر بنینگے۔ اور خاصکر بھائی موتی مل ایسے موقعہ پر زیادہ تر کئی طور سے معاون و مددگار بنینگے ۔

زیادہ آداب ۔　　خیر خواہ کرسچن تھیٹریکل کمپنی
ایم جے۔ شوکت　　ڈلوری کلرک ریلی برادر ایجنسی سرگودہ ۔

اشتہارات

ضرورت

ہوشیارپور کے گرلس آرفینج میں دو استانیوں کی ضرورت ہے ۔

(۱) ایک استانی جو انگریزی میں انٹرنس پاس شدہ ہو تنخواہ اُس استانی کے لئے ۳۰ روپیہ ماہوار اور رہائش کیواسطے مکان ۔

(۲) ایک استانی جو انگریزی میں مڈل پاس شدہ ہو تنخواہ اس استانی کے لئے ۲۰ روپیہ ماہوار اور رہائش کے لئے مکان ۔

درخواستیں بمعہ نقل سارٹیفکیٹ ذیل کے پتہ پر بھیجی جاوئیں پادری کے۔ سی۔ چٹرجی۔ ڈی۔ ڈی۔ ہوشیارپور

اشتہار

سنیلا اور میانپور تحصیل روڑ کے لئے دو مسیحی کارندوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ دس روپیہ ماہوار مع مکان اور بھتہ ایک آنہ فی روز دورہ کے ایام کیواسطے اور امیدوار ترقی سائیل پانچویں جماعت کا امتحان پاس شدہ ہوں۔ بیوی والوں کو ترجیح دی جاویگی ۔

راقم پی۔ سی اپل مہتمم روڑ مشن روپڑ

ضرورت

آگرہ میں ایک چھوٹے سے پرائمری سکول کے لئے ایک

ہیڈ ماسٹر اور نیز ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو اپر پرائمری جماعتوں کو انگریزی اور حساب پڑھا سکے ۔ صرف سنجیدہ مسیحی ہی درخواست کریں ۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی ۔ کل درخواستیں پاس پادری ڈبلیو ۔ وی کے ٹرینر صاحب پاس اوکلانڈس کالج لنڈور منصوری میں آویں ॥

اشتہار

ایک شخص مسمی مبین نامی کے پتہ و نشان کی ضرورت ہے ۔ یہ شخص جابجا اپنا نام بدل لیتا ہے پیشتر اس سے وہ دہرہ دون میں پادری سنو صاحب کے پاس ملازم تھا ۔ پاؤں لنگڑا ہے میرا بہت سا مال جسکی تفصیل حسب ذیل ہے اس کے پاس ہے اور اب وہ فرار ہے مال یہہ ہے چاندی کا زیور ایک بکس کے اندر ۔ ایک کڑے کی جوڑی قیمتی بلغ بیس روپیہ ایک گلے کا جگنو قیمتی پانچ روپیہ ۔ چار جوڑی انگلیوں کے کڑے قیمتی چار چار روپیہ ایک جوڑی بالی قیمتی سات روپیہ ایک گھڑی قیمتی دس روپیہ اور نوٹوں کی قیمت ساٹھ روپیہ ۔ کچھ برتن اور بہت سا کپڑا جو میں نے انبالہ میں اُس کے سپرد کئے تھے ۔ وہ سب لیکر اب فرار ہے یا تو وہ خود حاضر ہوکر میرے ساتھ فیصلہ کرے ورنہ باضابطہ کارروائی کیجائیگی ॥

المشتہر

میری دین ۔ سی ۔ پی ۔ بی ۔ ہائی بورڈنگ سکول لودیانہ

نوٹس

ہر ایک مسیحی کرسچن بھائی کو واضح ہو سکہ جو ایک مکان واقعہ صدر بازار کسولی میں واسطے کتے اور دیگر حیوانات کے کاٹے ہوئے کے تئے مخصوص کیا گیا ہے ۔ اس مکان میں کئی بہن اور بھائی تشریف لائے اور علاج سے شفا پاکر اپنے وطن کو چلے گئے جس سے خاکسار کو ازحد خوشی و خرمی حاصل ہوئی یقین ہے کہ دوسرے بھی سنکر خوش و خورم ہوں گے لہذا عرض ہے کہ جو مسیحی کرسچن بھائی کو سگ یا دیگر حیوانات کاٹے تو فوراً اس مکان میں تشریف لاویں ۔ مناسب ہے کہ جو ریڈر ہیں بے علم والوں کو جو کہ بالا مرض سے مبتلا ہوں بابت اس مکان کے .... دیویں ۔ زیادہ سلام +

آپ کا نیازمند مسٹر ایم ۔ الیعزر مینیجر کوہ کسولی صدر بازار +

دی متر

یہہ ایک ماہواری مشنری جرنل ہے قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک مواضی چھ آنے نمونہ کی کاپی مفت روانہ ہوتی ہے

المشتہر

یو ۔ کے ۔ ماجھی ۔ گوپال گنج فریدپور

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبان میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے ॥

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے :-

	[illegible]	سالانہ
عوام سے		
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	عُمر	″
″ پچیس ″ ″ ″	عہ	″
″ پندرہ ″ ″	۱۲/	″
″ ادنیٰ ترین نرخ	۱۲/	″

نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے کل درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں ॥

المشتہر

پروفیسر پی ۔ ایچ ایڈورڈز الہ آباد

پریسبیٹیرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۵۳ء میں قائم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس فنڈ میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۵۰۷ بیوگان اور خاندانوں کو ۵ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے یہہ رقم اُس کل رقم سے دو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزان ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو بڑھاپے میں اور مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامیٰ میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے ॥

المشتہر

پادری والٹر بے کلارک صاحب ایم اے منیجنگ ڈائرکٹر و لکھا

لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱/ ؎ معہ ضمیمہ ۱۱/ ؎
″ ″ ″ ″ معہ محصول ڈاک ۸/ ؎ ″ ۸/ ؎

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ॥

پادری ایچ گولک ناتھ صاحب بی اے ایڈیٹر و منیجر نور افشان ساکن بھلولکیکے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام دائیلی ہارڈ کے چھپا